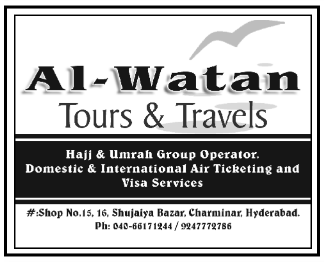

شجاعیہ ٹائمز
ST
Urdu Edition/اردو ایڈیشن
انگریزی ہفت روزہ

7 اگست 2025ء ☆ تعدادِ صفحات:4 ☆ قیمت:-/10 روپے

مالیگاؤں بم دھماکہ۔ مظلوموں کے ساتھ ناانصافی

مالیگاؤں 2008 بم دھماکہ مقدمہ کا فیصلہ عوام کے سامنے آگیا ہے، خصوصی این آئی اے عدالت کے جج اے کے لاہوٹی نے ناکافی ثبوت و شواہد کی بنیاد پرتمام ملزمین کومقدمہ سے بری کردیا ہے۔

میں یہاں بم دھماکہ متاثرین کی نمائندگی کرنے والے وکلاء کی ٹیم کے اہم رکن ہونے کی حیثیت سے جس نے ٹرائل کورٹ سے لیکرسپریم کورٹ تک اس مقدمہ کی پیروی کی ہے یہ بات نہایت ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں کہ قومی تفتیشی ایجنسی نے مبینہ طور پراس مقدمہ کا ستیاناس کیا ہے۔

دراصل، شہید ہیمنت کرکرے نے جو پختہ شواہد جمع کیے تھے اس کی قومی تفتیشی ایجنسی نے نہ تو حفاظت کی اور نہ ہی اسے ایمانداری سے عدالت کے سامنے پیش کیا؛ یعنی انسداد دہشت گرد دستہ (اے ٹی ایس) نے ملزمین سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر، رمیش اپادھیائے، سمیر کلکرنی، اجئے ایکناتھ رائیکر، کرنل پروہت، سدھارکر دھر دویدی اور سدھارکر اومکارناتھ چترویدی کے خلاف جو ثبوت اکٹھا کیے تھے انہیں اس طریقے سے ضائع کیا کہ سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔

خصوصی جج اے کے لاہوٹی نے اپنے فیصلے میں پیراگراف نمبر 1532/ میں تحریر کیا ہے کہ استغاثہ نے عدالت کے سامنے اہم گواہوں کو پیش نہیں کیا۔ ان گواہوں کی عدم پیشی کا عدالت نے یہ مطلب نکالا کہ استغاثہ نے عدالت سے انہیں چھپایا ہے۔ عدالت کا یہ تبصرہ کافی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ ٹرائل کے دوران بم دھماکہ کے متاثرین نے بھی این آئی اے سے عدالت میں بھروسے مند گواہان کو پیش کرنے کی گزارش کی تھی، لیکن اس پر بھی این آئی اے نے توجہ نہیں دی۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ 29 ستمبر 2008 سے لیکر 31 جولائی 2025 کے درمیان اس مقدمہ نےمتعدد نشیب و فراز کا مشاہدہ کیا۔ ریاست اور مرکز میں اقتدار کی تبدیلی کا اس مقدمہ پر سیدھا اثر پڑتا دکھائی دیا، اور یہ مقدمہ مختلف سیاسی پارٹیوں کے لیے ووٹ بینک کا معاملہ بھی رہا۔ اس مقدمہ میں چار مختلف پولیس محکموں نے تفتیش کی، جس میں مالیگاؤں پولیس، ناشک پولیس، مہاراشٹر انسداد دہشت گرد دستہ اور قومی تفتیشی ایجنسی (این آئی اے) شامل ہے۔

قومی تفتیشی ایجنسی ایکٹ کی دفعہ 6 اور 8 کے تحت این آئی اے نے 1 مارچ 2011 کو یہ مقدمہ اے ٹی ایس سے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ ایجنسی نے یہ مقدمہ ازخود یعنی سوموٹو کے طور پر اپنے ہاتھوں میں لیا تھا اور پانچ سالوں تک اس کی تفتیش کی۔ یہ مقدمہ این آئی اے نے اے ٹی ایس سے اپنے ہاتھوں میں کیوں لیا؟ آج تک اس کی وجہ کسی کو بتائی نہیں گئی۔ سال 2016 میں این آئی اے نے خصوصی عدالت میں اضافی چارج شیٹ داخل کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ اس مقدمہ سے سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر کا کوئی لینا دینا نہیں ہے اور ناشک کے دیولالی کیمپ سے آر ڈی ایکس کی برآمدگی کا اے ٹی ایس نے جو دعویٰ کیا ہے وہ مشکوک ہے۔ این آئی اے کی جانب سے اضافی چارج شیٹ داخل کیے جانے کے بعد یہ واضح ہوگیا تھا کہ یہ مقدمہ کس سمت جارہا ہے، لیکن بم دھماکہ متاثرین نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی کے توسط سے عدالت میں بطور مداخلت کار پیش ہونے کی گزارش کی جسے عدالت نے منظور کرلیا، حالانکہ ملزمین نے اس کی مخالفت کی تھی۔

سال 2016 سے پہلے بم دھماکہ متاثرین نے اس مقدمہ میں کبھی مداخلت نہیں کی، کیونکہ اس وقت تک مقدمہ صحیح سمت میں جارہا تھا۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ دھماکہ کے ان ملزمین نے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرکے یہ مقدمہ آٹھ سالوں تک چلنے نہیں دیا۔ مہاراشٹر اے ٹی ایس کو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں الجھا کر رکھا۔ حالانکہ ان آٹھ سالوں میں انہوں نے جیل کی صعوبتیں برداشت کی ہوں گی، لیکن انہیں اقتدار کی تبدیلی کا بہت بڑا فائدہ ملا اور یہ فائدہ ایسا ملا کہ آج ہم انہیں مقدمہ سے بری ملزم لکھنے پر مجبور ہیں، یہ اور واقعہ ہے کہ ہم نے یہ سارا کھیل اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتے ہوئے دیکھا۔

دراصل، انڈین کریمنل جسٹس سسٹم میں متاثرین کے لیے وہ حقوق نہیں ہیں جو ویسٹرن اور امریکن جسٹس سسٹم میں ہیں۔ بم دھماکہ متاثرین نے ٹرائل کورٹ سے لیکر سپریم کورٹ تک ملزمین کا پیچھا کیا اور انہیں مقدمہ شروع ہونے سے پہلے ہی مقدمہ سے ڈسچارج ہونے کی ان کی کوششوں کو ناکام بنایا اور انہیں 17 سالوں تک مقدمہ کا سامنا کرنے پر مجبور کیا۔ بم دھماکہ ملزمین اثر ورسوخ کی وجہ سے خصوصی این آئی اے عدالت کے معمولی سے معمولی آرڈر کو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں چیلنج کردیا کرتے تھے، بم دھماکہ متاثرین انصاف کی امید میں مقدمہ کی پیروی کرتے رہے۔ اس مقدمہ میں جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی نے ایک جانب جہاں متاثرین کی ہر طرح سے مدد کی، وہیں حقوق انسانی کے لیے اپنی خدمات پیش کرنے کے لیے مشہور سینئر ایڈوکیٹ بی اے دیسائی نے ہائی کورٹ اور ٹرائل کورٹ کی سینکڑوں سماعتوں میں پیش ہوئے اور ایک پیسہ بھی فیس نہیں لی حالانکہ ان کی یومیہ سماعت کی فیس لاکھوں میں ہوتی ہے۔ سینئر ایڈوکیٹ کی معاونت ایڈوکیٹ شریف شیخ، ایڈوکیٹ عبدالوہاب خان، ایڈوکیٹ عبدالمتین شیخ، ایڈوکیٹ انصار تنبولی، ایڈوکیٹ ہیتالی سیٹھ، ایڈوکیٹ کریتیکا اگروال نے ودیگر نے کی۔

این آئی اے کی جانب سے اضافی چارج شیٹ داخل کیے جانے کے بعد اس وقت کی ایماندار اور نڈر خاتون وکیل استغاثہ روہنی سالیان پر این آئی اے نے دباؤ بنایا کہ وہ سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر کو مقدمہ سے ڈسچارج ہوجانے دیں کیونکہ سادھوی کے خلاف ثبوت کو مٹانے کے بعد دیگر ملزمین کی رہائی کا راستہ صاف ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن روہنی سالیان نے این آئی اے کے سامنے جھکنے سے منع کردیا۔

صرف چارج شیٹ کی بنیاد پر کسی بھی ملزم کو سزا نہیں دی جاسکتی، اور جب تک یہ چارج شیٹ عدالت میں گواہوں کی زبانی گواہی کے ذریعے ثابت نہ ہوجائے، ملزمین کو سزا ملنا ممکن نہیں۔ اس مقدمہ میں اے ٹی ایس نے ملزمین کے خلاف اسٹرانگ مٹیریل جمع کیے تھے، لیکن این آئی اے ان مٹیریل کو عدالت میں ثابت کرنے میں ناکام ثابت ہوا، کیونکہ اس مقدمہ کے انتہائی اہم گواہان منحرف ہوگئے۔ چوں کہ اس مقدمہ میں ڈائرکٹ ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے ان ڈائرکٹ ثبوتوں یعنی سازشی میٹنگوں میں موجود گواہان کے بیانات کی بنیاد پر یہ مقدمہ ٹکا ہوا تھا، لیکن دوران گواہی عدالت میں ان میٹنگوں میں موجود تمام گواہان اپنے بیانات سے منحرف ہوگئے۔ رائے گڑھ قلعہ، ایس پی کالج پونے، بی ایم سی سی کالج پونے میں مختلف تاریخوں پر ہونے والی میٹنگ میں ملند جوشی راؤ، شریش داتے، امول دالمے، ملند ناتو، نناد بیڈیکر موجود تھے، ان کے بیانات کا اندراج اے ٹی ایس نے کیا تھا۔

دیولالی ناشک میں ہوئی میٹنگ میں نناد بڈیکر، امود دامولے، سومناتھ گنجل، رمیش سروے، یشپا بھڑانا، بھائی دلوی، بی ایل شرما، یہ سب گواہان بھی دوران گواہی عدالت میں اپنے سابقہ بیانات سے منحرف ہوگئے۔ فرید آباد میٹنگ میں آر پی سنگھ، کرنل بی دھار، چیتن ڈھاکن، یشپال بھڑانا، بی ایل شرما موجود تھے، لیکن انہوں نے بھی عدالت میں ملزمین کے خلاف گواہی دینے کے ان کے حق میں گواہی دی۔ بھوپال اور کولکاتہ میٹنگ میں ہیمانی ساورکر، تپن گھوس، کرنل بی دھر موجود تھے، لیکن یہ بھی عدالت میں اپنے سابقہ بیانات سے منحرف ہوگئے۔ جبل پور میٹنگ میں ہیمانی ساورکر، مریم جیسوانی، کرنل دھار، پرساد دیوستھلی، اشوک کمار چاؤلہ موجود تھے، لیکن عدالت میں یہ بھی اپنے سابقہ بیان سے مکر گئے۔ اندور میٹنگ میں پردیپ مکھرجی، گوروشرما، کاشی ناتھ کنہا لال بنرجی، وسنت دیوکر نے اپنے بیانات سے انحراف کیا۔

ناشک اور پنچ مڑھی میٹنگوں میں موجود کرنل شیلیس رائیکر، کیپٹن نتن جوشی، سنجیت پینڈھالکر، ہیمانی ساورکر، باپ ادتیہ دھر، راجن گائیدھانی، کیپٹن نتن جوشی موجود تھے جن کے بیانات کا اندراج اے ٹی ایس نے کیا تھا، لیکن دوران گواہی عدالت میں وہ بھی اپنے سابقہ بیانات سے منحرف ہوگئے۔ اجین میٹنگ میں مہندر بھٹناگر، سنیل واردے، سچن سونی موجود تھے جبکہ بھگور کیمپ میں ملند جوشی راؤ نے حصہ لیا تھا، لیکن ان تمام لوگوں نے عدالت میں جھوٹ نہ بولنے کی قسم کھاتے ہوئے جھوٹ بولا اور یکے بعد دیگرے اپنے سابقہ بیانات سے منحرف ہوتے رہے اور بجائے ان پر تادیبی کارروائی کرنے کے این آئی اے نے بم دھماکہ متاثرین کے وکلاء کی ہی شکایت کی کہ وہ ان کے کام میں خلل پیدا کررہے ہیں۔

اصل میں جس وقت یہ انتہائی اہم گواہ جو مقدمہ کی بنیاد تھے عدالت میں جھوٹ بول رہے تھے بم دھماکہ متاثرین کے وکلاء اس کی عدالت سے زبانی جوڈیشیل نوٹ کرنے اور این آئی اے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سے تحریری شکایت کررہے تھے۔ سازشی میٹنگوں میں متذکرہ گواہوں کے ساتھ ملزمین بھی موجود رہتے تھے۔ سازشی میٹنگوں کے گواہان کے منحرف ہونے سے سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر پر عائد الزام کہ اس نے میٹنگ میں یہ بات کہی تھی کہ بم دھماکہ کرنے کے لیے وہ اپنی بائیک اور آدمی مہیا کرائے گی ثابت نہیں ہوسکا۔ ملزم سدھاکر دویدی نے ان سازشی میٹنگوں کی تفصیلات اپنے لیپ ٹاپ میں جمع کی تھی، لیکن عدالت نے تکنیکی بنیادوں پر کسی بھی الیکٹرانک ثبوتوں کو قبول نہیں کیا۔

سی آر پی سی کی دفعہ 164 کے تحت مجسٹریٹ کے روبرو بیان دینے والے چھ گواہ اپنے بیانات سے منحرف ہوئے ان کے خلاف بھی این آئی اے نے کوئی مقدمہ درج نہیں کیا۔ ان گواہان کے منحرف ہونے کے بعد ان کے خلاف مقدمہ قائم کرنے کی بم دھماکہ متاثرین نے این آئی اے سے گزارش کی تھی جسے اس نے نظرانداز کردیا۔ اس مقدمہ کو بہت منظّم طریقے سے کمزور کیا گیا جیسے عدالتی تحویل سے انتہائی اہم 13 دستاویزات پراسرار طریقے سے غائب ہوگئے، جو آج تک نہیں ملے، یہ دستاویزات سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر کے اس مقدمہ میں ملوث ہونے کے اہم ثبوت تھے۔ این آئی اے نے ان گمشدہ دستاویزات کے تعلق سے کوئی تفتیش نہیں کی، کوئی ایف آئی آر درج نہیں کرائی گئی، این آئی اے عدالت نے اپنے فیصلے کے پیراگراف نمبر 735 میں اس کا ذکر کیا ہے۔ ان 13 بیانات میں سے 8 بیانات دینے والے گواہان کو بلایا گیا جو اپنے بیانات سے منحرف ہوئے، عدالت نے اپنے فیصلے میں تبصرہ کیا کہ استغاثہ نے ان گواہان کو دوران گواہی ان کے بیانات بتائے نہیں اور نہ ہی ان بیانات کو درج کرنے والے مجسٹریٹ کو گواہی کے لیے طلب کیا۔

تاہم، 28 اگست 2023 کو بم دھماکہ متاثرین نے این آئی اے کو خط لکھ کر مجسٹریٹ کو بطور گواہ عدالت میں طلب کرنے کی گزارش کی تھی جسے این آئی اے نے قبول نہیں کیا۔ ملزمین کے لیپ ٹاپ سے ڈاؤن لوڈ کی گئی سازشی میٹنگ کی تفصیلات جس سی ڈی میں محفوظ کی گئی تھی وہ سی ڈی عدالتی ریکارڈ میں ہونے کے باوجود کیسے ٹوٹی؟ اگر اس سی ڈی میں کچھ نہیں تھا تو پھر ملزمین کو دی گئی سی ڈی ملزمین نے عدالت میں کیوں نہیں پیش کی؟ بم دھماکہ متاثرین نے اس تعلق سے سپریم کورٹ تک کوشش کی، لیکن این آئی اے کی عدم دلچسپی کی وجہ سے انہیں مایوسی ہاتھ لگی۔ عدالت نے اپنے فیصلے کے پیراگراف نمبر 808 میں اس کا ذکر کیا ہے کہ الیکٹرانک ریکارڈ عدالت میں ثابت کرنے کے لیے قانون شہادت کی دفعہ 65بی کے تحت سرٹیفکیٹ کا ہونا نہایت ضروری ہوتا ہے جسے عدالت میں استغاثہ نے پیش نہیں کیا اسی وجہ سے عدالت نے الیکٹرانک ثبوتوں کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں مزید کہا کہ 65بی سرٹیفکیٹ استغاثہ دوران ٹرائل کسی بھی وقت عدالت میں داخل کرسکتا تھا، لیکن وہ ایسا نہیں کرسکا یعنی کہ استغاثہ کی کوتاہیوں کی وجہ سے انتہائی اہم الیکٹرانک شواہد ضائع ہوگئے۔

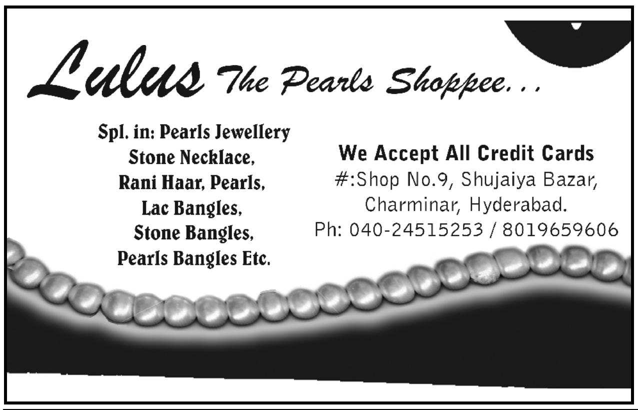

شجاعیہ ٹائمز
انگریزی ہفت روزہ
معلوماتی
7 اگست 2025ء

روح شریعت کا نام تصوف ہے

انسان کی پیدائش کا مقصود اصلی اللہ سبحانہ کی معرفت اور اسکی عبادت ہے، اسلام ایک جامع نظام حیات پیش کرتا ہے جس میں انسانیت کی صلاح وفلاح مضمر ہے، اس نظام حیات میں ایمانیات، اعتقادات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق سب کی اہمیت ہے۔ زندگی کا کوئی ایسا گوشہ نہیں جس میں اسلام نے رہبری ورہنمائی نہ کی ہو، اس لئے ایمان کے سلامتی اسکے تحفظ، دنیا کی صلاح وفلاح اور اخروی نجات ومغفرت کیلئے ضروری ہے کہ اسلامی احکامات کو ہر قیمت پر ملحوظ رکھا جائے اور ان سب کی انجام دہی میں اللہ کی رضا اور اسکی خوشنودی پیش نظر رکھی جائے، اس سے اللہ سبحانہ کا تقرب حاصل ہوتا ہے اسی سے ایک بندہ مومن مرتبہ کمال تک پہنچ سکتا ہے، یہ عظیم مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا۔

جب تک انسان اپنے آپ کو رزائل اخلاق سے پاک نہ کرلے۔ اسلامی احکام انسان کے ظاہر سے بھی متعلق ہیں اور باطن سے بھی، اس لئے اسکی بڑی اہمیت ہے۔ صرف ظاہری اعمال کی بجا آوری کافی نہیں بلکہ اس میں جس درجہ خلوص اور اللہ کی رضا مندی پیش نظر رہیگی اسی قدر وہ تقرب الی اللہ کا ذریعہ بنیں گے۔ ظاہری اعمال میں اخلاص، باطنی طہارت وپاکیزگی اور قلب کی صفائی اور ستھرائی پر موقوف ہے۔ اس سے انسان مقام احسان تک پہنچ سکتا ہے، ایک ایمان والے کیلئے یہ اسکی منزل مقصود ہے، اخلاص کے بغیر اعمال بے روح جسد کے مانند ہیں۔ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''انسان کے جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے اسکی اصلاح ودرستگی پر سارے جسم کی تندرستی وصحت موقوف ہے آگاہ ہوجاؤ! کہ وہ قلب ہے''۔

جسمانی اعتبار سے جس طرح دل کی صحت ودرستگی پر سارے جسم کی صحت کا انحصار ہے ٹھیک اسی طرح روحانی اعتبار سے قلب کی اصلاح پر سارے روحانی کیفیات کی اصلاح موقوف ہے۔ خیر القرون میں تعلیم کتاب وحکمت اور تربیت وتزکیہ ایک ہی چہار دیواری میں ہوا کرتے تھے، ہر دو امر کے معلمین بھی ایک ہی ہوا کرتے تھے۔ لیکن بعد کے ادوار میں یہ دو کام تقسیم ہوگئے، تعلیم کتاب وحکمت یعنی علوم اسلامیہ کے ظاہری احکام دینی مدارس وجامعات میں پڑھائے جانے لگے، اصلاح باطن تربیت وتزکیہ اور باطنی علوم ومعارف کی تعلیم خانقاہوں میں ہونے لگی۔ اسی لئے نفس یعنی قلب کی اصلاح اور اسکی طہارت کیلئے کچھ علماء مختص ہوگئے، جن کو صوفیاء کہا جاتا ہے۔

انھوں نے یہ کام پورے اخلاص کے ساتھ انجام دیا اور اس میدان میں انکی محنت ومشقت اور انکی مخلصانہ مساعی کا مثالی ہونا تاریخ کی اوراق میں محفوظ ہے۔ اللہ والے بزرگان دین اور صوفیاء کرام ملت اسلامیہ کیلئے ایک مسیحا ثابت ہوئے کیونکہ انھوں نے ملت اسلامیہ کے باطنی امراض جیسے بغض وکینہ، حقد وحسد، غرور وتکبر، حب جاہ وحب دنیا، حرص وہوس، ریاء ودکھاوا، عجب وخود پسندی، غیض وغضب، وغیرہ کا اسلامی ڈھنگ سے اس طرح علاج کیا کہ ان کے قلوب ان رزائل اخلاق سے پاک ہوئے، اور اخلاق حمیدہ جیسے الفت ومحبت، انسانی ہمدردی، دردمندی وچارہ سازی، تواضع وانکساری، نے اسکی جگہ لی تب کہیں جاکر وہ اصلاح نیت، زہد وتقوی، اعتماد وتوکل، خشوع وخضوع، خوف ورجاء - ، صبر وشکر، صدق وصفا کا پیکر بنے۔

تفکر وتدبر تفویض الی اللہ انکی عادت ثانیہ بن گئی۔ خلق خدا سے محبت کبھی خالق کے محبت میں مانع نہیں ہوسکتی بلکہ خلق خدا کی محبت خالق کی محبت میں مزید اضافہ کرسکتی ہے بشرطیکہ احکام شریعت پر مقام احسان پر رہتے ہوئے عمل میں خلق خدا کی محبت آڑے نہ آتی ہو۔ اور آخرت کی فکر سے غافل نہ کرتی ہو، یہ ایک معیار وکسوٹی ہے اس پر اپنے آپ کو پرکھ کر ایک بندہ مومن اپنی جانچ کرسکتا، خالق کی محبت اور اسکے تقاضوں کو فراموش کرکے دنیا کی محبت میں کھوجانے والا انسان اپنی منزل مقصود سے دور ہوجاتا ہے۔ دنیا یوں تو انسان کے لئے ضروری ہے لیکن وہ انسان کامیاب ہے جو دین وایمان کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے دنیا کو برتے۔ دنیا کے فوائد پر آخرت کے ثمرات وبرکات کو ترجیح دے۔

چیست دنیا از خدا غافل بدن
نے قماش ونقرہ وفرزند وزن

یعنی حقیقت میں مال ودولت، زن وفرزند کا نام دنیا نہیں ہے بلکہ انکی وجہ اللہ سبحانہ اور اسکے رسول ﷺ سے تعلق ومحبت میں کوتاہی وکمی اور اسکے احکامات سے اعراض وغفلت دنیا کہلاتی ہے۔ انسان کا دنیا میں اس طرح کھوجانا اور شہوات وخواہشات کی رو میں اس طرح بہہ جانا کہ اس سے وہ خدا فراموش بن جائے اور آخرت کا استحضار مدھم پڑجائے ایسی دنیا مذموم ہے جو انسان کو آخرت کے نعائم سے محروم کرسکتی ہے۔ اس لئے کسب دنیا اور حب دنیا میں بڑا فرق ہے۔

بقدر ضرورت وحاجت کسب دنیا محمود وپسندیدہ ہے۔ حیدرآباد کے محدث جلیل، عبقری شخصیت کے مالک، نقشبندی سلسلے کے عظیم بزرگ حضرت ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ رحمہ اللہ نے بڑی پیاری بات کہی ہے کہ ''دنیا کرو مگر دین کے ساتھ'' اس چھوٹے سے جملہ میں اللہ کے قرب کی تحصیل اور دنیا وآخرت کی کامیابی کی حقیقت سمودی گئی ہے۔

اس لئے کہا گیا ہے کہ ''حب الدنیا رأس کل خطیئة'' یعنی دین فراموشی کے ساتھ دنیا کی محبت ہی دراصل ساری خرابیوں کی جڑ ہے، روحانی جتنے امراض ہیں وہ حب دنیا میں گرفتاری کے سبب لاحق ہوتے ہیں، اگر اسکا علاج کرلیا جائے تو دیگر سارے امراض روحانی خود بخود دفع ہوجاتے ہیں۔ آخرت کو بھول کر دنیا کی محبت میں پوری طرح کھوجانا زہر قاتل ہے۔

اسکی مثال ایک ایسے خوبصورت سانپ کی سی ہے جو کسی بچے کی گرفت میں آجائے تو وہ اسکی ظاہری خوبصورتی اسکے نقش ونگار اور اسکی چمک دمک میں کھوجائیگا اور بے خوف وخطر اس سے کھیلنے لگے گا چونکہ وہ اسکے اندرونی زہر سے واقف نہیں ہے۔ اسکے برعکس سمجھ بوجھ رکھنے والا نابالغ بچہ ہی کیوں نہ ہو وہ سانپ سے دور بھاگے گا اسکی خوبصورتی ایک سمجھدار بچہ کو اپنے طرف مشغول نہیں کرسکتی، ظاہر ہے عاقل وبالغ انسان تو ضرور سانپ کے قریب نہیں جائیگا، کیونکہ وہ اسکی زہرنا کی سے واقف ہے۔ اسکے زہریلا ہونے کی معرفت ہی ایک انسان کو سانپ سے خوفزدہ رکھتی ہے، اس لئے وہ اسکے ضرر سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کیلئے اسکے قریب نہیں جاتا۔

مولانا روم رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''کہ دنیا اگر دل کے باہر رہے یعنی مال ومنال فرزند وزن وغیرہ کے محبت اور دنیوی اسباب اور اہل دنیا سے تعلق مغلوب ہو اللہ اور اسکے احکامات اور آخرت کی محبت غالب ہو تو ایسی محبت انسان کیلئے مضرت رساں نہیں بلکہ خلوص ومحبت اور اللہ کی رضا وخوشنودی کیلئے ہو تو ایسی محبت بھی قرب حق ورضائے الہی کا موجب ہوگی، لیکن یہی دنیا اگر انسان کے دل کی دنیا میں بس جائے اور فکر حق مغلوب ہوجائے تو اسکے نقصان رساں ہونے میں کوئی کلام نہیں'' انھوں نے اسکی مثال کشتی سے دی ہے جب تک دریا کا پانی کشتی میں نہ آجائے وہ پانی کشتی کے چلنے میں مددگار رہتا ہے لیکن وہی پانی اگر کشتی میں داخل ہوجائے تو اس میں کشتی کی ہلاکت یقینی ہے۔

گویا دنیا ایک سمندر ہے دنیا کی طلب وخواہش اسکا پانی ہے، اور انسانی دل کی مثال ایک کشتی کی سی ہے اس دل کی کشتی میں دنیا کی محبت وخواہش کا پانی دل کی کشتی میں داخل ہوجائے تو راہ معرفت کے مسافر کی کشتی قلب سمندر (دنیا) میں غرق آب ہوسکتی ہے۔ اور اگر یہی چاہت دنیاوی اور خواہشات انسانی دل کی کشتی سے باہر رہیں نیز قلب انسانی رزائل اخلاق سے پاک، شریعت کی محبت قلب میں راسخ ہو تب تو دل کی کشتی بسلامت معرفت کے ساحل مراد تک پہنچ سکتی ہے۔

اللہ سبحانہ کے نیک بندے ناروا حب دنیا کی زہرنا کی سے خوب واقف ہوتے ہیں اس لئے وہ خود بھی اس سے بچنے کی اور اپنے متعلقین ومعتقدین کو اس سے بچانے کی سعی پیہم میں لگے رہتے ہیں، ایسے نیک وصالح بندے اللہ کے ولی کہلاتے ہیں۔ صوفیاء کرام جنھوں نے معرفت حق کی منازل طئے کیں وہ جائز راہ سے دنیا گزارتے ہوئے منزل مقصود یعنی لقاء رب وفکر آخرت پر تادم زیست نظر رکھا رہے، معرفت کو انھوں نے کبھی شریعت سے جدا نہیں کیا بلکہ شرعی احکام کی پابندی اور اس پر ثابت قدمی کو معرفت حق کی راہ سمجھا۔ اس لئے شریعت کے احکام کی پابندی پورے کمال کے ساتھ کی۔

حقیقت یہ ہے کہ تصوف احکام شریعت پر اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ عمل ہی کا دوسرا نام ہے، احکام شریعت میں اخلاص کی روح وجان پیدا کرنے والے ہی صوفیاء کہلاتے ہیں۔

حقیقت، معرفت راہ طریقت کا
تصوف نام ہے روح شریعت کا

حلقۂ ذکر الٰہی، تعلیمات اسلامی ودینی تربیتی مجالس

بروز جمعرات

☆ بعد عصر تا مغرب: حلقۂ ذکر جہری ووعظ (بمقام درگاہ حضرت سیدنا میر شجاع الدین صاحب قبلہ رحمت اللہ علیہ، عیدی بازار حیدرآباد)۔

بروز جمعہ

☆ 2-00 تا 3-00 بجے: خطاب، علامہ مولانا سید شاہ عبیداللہ قادری، آصف پاشاہ صاحب قبلہ (بمقام جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد) نماز جمعہ بوقت 3-15 بجے
☆ بعد نماز جمعہ: مجلس درود وذکر، نذرانۂ سلام بحضور خیر الانام ﷺ۔

بروز ہفتہ

☆ دینی تربیتی کیمپ
بعد مغرب تا اتوار کی عشاء
ذکر واذکار، وظائف ودرود، فقہی وبنیادی مسائل، تذکرۃ الاولیاء، مراقبہ، پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجد واشراق کی عملی تربیت
(بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

بروز اتوار

☆ دوپہر 2 تا 3 بجے: حلقۂ ذکر، درس حدیث، خطبات غوث الاعظمؓ، فقہی مسائل، تذکرۃ الاولیاء۔

بروز پیر

☆ بعد نماز مغرب تا عشاء حلقۂ ذکر ودرس بمقام بارگاہ حضرت حافظ سید عبداللہ شاہ شہیدؒ عیدی بازار، حیدرآباد۔

بروز منگل

☆ مغرب تا عشاء: درس تصوف، سوال وجواب (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)
☆ بعد گیارہ روزہ محافل

روزانہ: بعد نماز مغرب ذکر جہری (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ، عقب جامع مسجد شجاعیہ چارمینار، حیدرآباد۔

زیر نگرانی وزیر سرپرستی

حضرت العلامہ مولانا
سید شاہ عبیداللہ قادری، آصف پاشاہ صاحب قبلہ
سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہؒ، متولی وخطیب جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد۔

زیر انتظام:

انجمن خادمین شجاعیہؒ آندھرا پردیش
040-66171244

تصانیف شعبہ نشر واشاعت انجمن خادمین شجاعیہ

☆ کشف الخلاصہ ☆ مناجات ختم قرآن مجید ☆ دینی تعلیمی نصاب
☆ خطبات شجاعیہؒ ☆ سیرت شجاعیہؒ ☆ مناقب شجاعیہؒ
☆ دل کی بیماریاں اور ان کا علاج ☆ رسالہ فضائل رمضان ☆ اوراد ووظائف

Books of Shujaiya Anjuman-e-Khadimeen

☆Kashful Qulasa ☆Munajat-e-Khatm-e-Quran ☆Deeni Taleemi Nisab ☆Qutbat-e-Shujaiya ☆Seerat-e-Shujaiya ☆Manaqab-e-Shujaiya ☆Dil Ki Bimariyan aur inka Ilaaj

Books Available at : کتابیں حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

#:Khanqahe Shujaiya, Backside Jama Masjid Shujaiya Charminar Hyderabad. **PH:040-66171244**

شجاعیہ ٹائمز
انگریزی ہفت روزہ
معلوماتی
7اگست2025 ء

سورة الاعراف

.1 اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے بیزاری (و دست برداری) کا اعلان ہے ان مشرک لوگوں کی طرف جن سے تم نے (صلح و امن کا) معاہدہ کیا تھا (لیکن اُنہوں نے معاہدہ توڑتے ہوئے حالتِ جنگ کو پھر بحال کر دیا)۔ o2 پس (اے مشرکو!) تم زمین میں چار ماہ (تک) گھوم پھر لو (اس مہلت کے اختتام پر تمہیں جنگ کا سامنا کرنا ہوگا) اور جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور بیشک اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ o3 (یہ آیات) اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب سے تمام لوگوں کی طرف حجِ اکبر کے دن اعلانِ (عام) ہے کہ اللہ مشرکوں سے بے زار ہے اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی (ان سے بری الذمّہ ہے)، پس (اے مشرکو!) اگر تم توبہ کر لو تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ تم ہرگز اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے، اور (اے حبیب!) آپ کافروں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیں o

.6 اور اگر مشرکوں میں سے کوئی بھی آپ سے پناہ کا خواستگار ہو تو اسے پناہ دے دیں تا آنکہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر آپ اسے اس کی جائے امن تک پہنچا دیں، یہ اس لئے کہ وہ لوگ (حق کا) علم نہیں رکھتے o

.7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہو سکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے۔ o7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہو سکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے 9.o انہوں نے آیاتِ الٰہی کے بدلے (دنیوی مفاد کی) تھوڑی سی قیمت حاصل کر لی پھر اس (کے دین) کی راہ سے (لوگوں کو) روکنے لگے، بیشک بہت ہی برا کام ہے جو وہ کرتے رہتے ہیں o

حدیث شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بظاہر تو پراگندہ بال اور غبار آلود (یعنی نہایت خستہ حال اور پریشان صورت) نظر آتے ہیں جن کو (ہاتھ یا زبان کے ذریعہ) دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے لیکن وہ (خدا کے نزدیک اتنا اونچا درجہ رکھتے ہیں کہ) اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو یقیناً پورا کرے۔" (مسلم)

" جن کو دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے " اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ لوگ واقعتاً دنیا داروں کے دروازوں پر جاتے ہیں ان کو وہاں سے دھکیلا جاتا ہے کیونکہ جو لوگ اللہ کے لئے دنیا کی ظاہری زینت وعزت کی چیزوں سے دور رہتے ہیں، ان کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کوئی ایسا کام کریں گے جس سے ذلت اٹھانا پڑے، بلکہ اس جملہ سے مراد یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی روحانی عظمتوں کا راز ان کی شکستہ حالی میں پوشیدہ ہوتا ہے اور ان کا ظاہر، ان کے باطن کا اس حد تک سرپوش ہوتا ہے کہ اگر بالفرض وہ کسی کے گھر جانا چاہیں تو لوگوں کی نظر میں ان کی کوئی قدر و منزلت نہ ہونے کی وجہ سے ان کو دروازہ ہی پر روک دیا جائے مکان میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ جب وہ دروازوں سے دھکیلے جا سکتے ہیں تو ان کو مجلسوں اور محفلوں میں آنے سے بطریق اولی روکا جا سکتا ہے اور اس میں حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ ان کی حقیقت لوگوں پر ظاہر ہو اور وہ ایسی حالت میں رہیں جس سے لوگ ان کی طرف مائل و ملتفت ہوں، تاکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے کوئی انس و رغبت نہ ہو۔ پس حقیقت میں اللہ تعالیٰ ان پاک نفس بندوں کو دنیا داروں اور ظالموں کے دروازوں پر کھڑے رہنے اور ان کے حرام مال کے کھانے پینے سے محفوظ رکھتا ہے، جیسا کہ کوئی شخص اپنے مریض کو آب و ہوا اور نقصان دہ غذاؤں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اپنے مولیٰ کے در کے علاوہ اور کسی دروازے پر حاضری نہیں دیتے اور اپنے کمال استغناء اور بے نیازی کی وجہ سے اپنے پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔

"اور اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں الخ" کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اللہ پر اعتماد کر کے اور اس کی قسم کھا کر یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کام کرے گا یا فلاں کام نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کرتا ہے بایں طور کہ ان کے کہنے کے مطابق اس کام کو کرتا ہے یا نہیں کرتا۔

اسلامی تہذیب کی بقاء ہر مسلمان کی اولین ذمہ داری

اسلام دنیا کا سچا مذہب ہے، اور اللہ رب العالمین نے مسلمانوں کو ایک بہترین نظام دیا ہے، ایک قانون دیا ہے، جو زندگی کے ہر شعبہ میں انسانیت کی رہنمائی کو محیط ہے، نکاح و طلاق، حیات و ممات، معاشرت، حسن اخلاق، احسان، کے تمام شعبوں میں جو رہنمائی مذہب اسلام نے کی ہے کسی اور مذہب میں اس کی نظیر تلاش کرنا وقت کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

اقوام عالم میں مسلمان وہ قوم ہے جو سب سے زیادہ مہذب ہے، اور سب سے اچھی تعلیم و تہذیب رکھتی ہے، مسلمانوں کی ایک شان ہے، جو دیگر مذاہب باطلہ سے، مذہب اسلام کو نمایاں کرتا ہے اور عالمی نقشہ پر مسلمانوں کی شناخت کو واضح کرتا ہے۔ ایک دور تھا جب مسلمان نکاح و طلاق، تربیت اولاد، کھانے پینے اور ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت کرنے میں اسلامی تہذیب و ثقافت پر عمل کرنے والے تھے، لیکن وقت کے ساتھ حالات نے مسلمانوں سے ان کی تہذیب چھین لی اور مسلمان اغیار کے طرز کو فالو کرنے لگے اور اسلامی تعلیمات سے کنارہ کش ہونے لگے، یہی وجہ ہے کہ آج پورے عالم میں مسلمان پسپاں ہو رہا ہے اور باطل دن بدن عروج پر جا رہا ہے، جو چیزیں خالص مسلمانوں کے لئے کی تھی اور جن تعلیمات پر خاص طور سے اہل اسلام کو عمل کرنا چاہئے تھا، آج ان تعلیمات پر غیر قومیں عمل کر کے اپنے لئے ترقی کی راہ ہموار کر رہی ہیں، مفتی شفیع صاحب عثمانی رحمتہ اللہ علیہ، سابق مفتی اعظم دار العلوم دیوبند نے فرمایا تھا کہ اگر تم کسی قوم کو دیکھو کہ وہ ناحق ہونے کے باوجود، ترقی کر رہی ہے تو سمجھ لو کہ کوئی حق چیز ان کے ہاتھوں لگ گئی ہے۔

آج یورپ اور امریکہ مادیات میں ترقی کر رہا ہے، اور وہاں کی خواص بات ہے کہ وہاں کہ لوگ محنتی جفاکش امانت دار، دیانت دار، اور صفائی پسند لوگ ہیں، ان کے اندر معاملات کی صفائی موجود ہے، وہ وقت کا استعمال صحیح طور پر کرنا جانتے ہیں برخلاف مسلمانوں کے کہ یہ تمام کام ان ہی کے تھے، مگر مسلمانوں کی توجہ اس طرف سے یکسر ہٹ گئی، یہ اور بات ہے کہ یورپ اور امریکہ کے اندر جنم لینے والی برائیوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا، لبرل ازم، روشن خیالی، الحادی اور ارتدادی نظریات انسانی حقوق کی پامالی، فحاشی، عریانیت، سیکسول ایکٹوٹیز ان ممالک میں عروج پر ہیں، ان برائیوں کے باوجود، ان ممالک کی اچھی باتوں سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی، اور افسوس اس بات کا ہے آج مسلم اقوام میں بھی مغربی تہذیب کی کرن تیزی سے پھیل رہی ہے اور برصغیر کے جمہوری اور اسلامی ممالک میں آزاد خیالی کے نعرے لگائے جا رہے ہیں اور مغرب کی تہذیب کو باقاعدہ طور پر فالو کیا جا رہا ہے، حالانکہ اسلام کی اپنی ایک تعلیم اور تہذیب ہے جس میں انسانیت کے حقوق کی رعایت بھی، ہے معاشرہ کے اندر سے بیحیائی کے خاتمے کے لئے قیمتی تعلیمات موجود ہیں، نکاح و تقریبات کے موقع پر ہونے والی خرافاتوں کے سدباب کے لئے لگام بھی ہے اور انسانیت کی تعلیم و تربیت کے لئے انمول خزانہ بھی۔

سید الکونین جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہاری اولاد پانچ برس کی ہو جائے تو اس کی تعلیم کا انتظام کرو، اور جو تمہاری اولاد کا پہلا کلمہ ہو وہ لا الہ الا اللہ ہو، ہم نے اپنی اولاد کو شیر خواری میں ہی انگریزوں کی تعلیمات سکھائی، کچھ وقت گزرنے کے بعد لڑکپن میں ہی موبائیل کا قیمتی تحفہ دیا، اور ٹی وی پر منچاہا پروگرام دیکھنے کی کھلی اجازت دی تو کیا بڑا ہو کر ان کی یہ عادتیں چھوٹ جائیں گی؟۔

ایک وہ مائیں تھی جو اپنوں بچوں کو دودھ بھی پلایا کرتی تھیں تو حسبی ربی جل اللہ ما قلبی غیر اللہ کی صدائیں لگایا کرتی تھی اور دودھ کے ایک ایک قطرہ کے ساتھ ان بچوں کے اندر اسلامی تہذیب اور توحید کی معرفت بھی داخل ہوا کرتی تھی، بے حیائی اور عرنانیت لبرل خیالی اب مسلمانوں کے اندر بھی تیزی سے جگہ بنا رہی ہے شادی بیاہ کی وہ تقریبات جو خالص اسلامی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہونی چاہئے ان تقریبات میں بے حیائی کا سیلاب امنڈا ہوا ہے۔ یہاں ایک ہی پنڈال اور ایک ہی مقام پر مردوں اور عورتوں کا ہجوم ہوتا ہے ان تقریبات میں ایک اجنبی شخص کے ذریعے سے عورتوں کی مجلس میں جا کر ان کی ویڈیو گرافی بھی تیار کی جاتی ہے اور شرم و حیاء ۔ کا جنازہ نکالا جاتا ہے حالانکہ حیا کو اسلام کا ایک اہم شعبہ قرار دیا گیا ہے اکثر زنا کاری اور عورتوں کی عصمتیں بے حیائی کی وجہ سے نیلام ہوتی ہیں۔

اسلام نے عورتوں کو پردہ کا حکم دیا ہے اور مردوں کو نگاہ نیچی رکھنے کا مگر نہ تو ہمارے قوم کے مردوں میں اس کی فکر ہے اور نہ عورتوں کو؛ آج کی مسلم خواتین نقاب میں بھی اس قدر جاذب نظر دکھائی دیتی ہیں کہ وہ لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بن جاتی ہے۔ اسلام میں برقع فرض نہیں پردہ فرض ہے مگر خواتین اسلام لوگوں کی بھیڑ میں ایسے نقاب اور ایسے لباس زیب تن کرتی ہیں جو مردوں کی جستجو کو مزید بڑھا دیتا ہے، عورتوں کے بارے میں اسلامی تعلیم یہ ہیکہ جب وہ ضرورت کی وجہ سے گھر سے باہر نکلے تو آرائش کا اظہار نہ کرے، عام گذرگاہ سے بچ کر کنارے چلا کرے اجنبیوں سے ضرورتاً بات کرتے وقت آواز میں کشش اور شیرینی نہ ہو۔

یہ وہ تعلیمات ہیں جو ایک بہتر معاشرہ بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے، اخلاق و گفتار میں اسلامی تعلیم یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچائی کو پسند کیا جائے اور جھوٹ سے بچا جائے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سچائی کا انجام جنت اور جھوٹ کا انجام دوزخ کو بتایا ہے، (بخاری و مسلم)

قرآن کریم نے سیدھی اور سچی بات کو اعمال کی درستی اور گناہوں کی معافی کی ضمانت قرار دیا ہے! اس لئے کہ انسان جو کچھ بولتا ہے دنیا میں تو وہ رنگ لاتا ہی ہے آخرت کے لئے بھی اسکے یہ بول محفوظ ہو جاتے ہیں عنقریب جس کا حساب لیا جائیگا انسانوں سے گفتگو کے آداب میں یہ بھی ہے کہ نرم گفتگو کی جائے اور درشتی سے پرہیز کیا جائے، حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو جب فرعون کے پاس دعوت ایمان دینے کے لئے بھیجا گیا تو خاص طور پر نرم کلامی کی ہدایت کی گئی (سورہ طٰہٰ)

کسی کے گھر میں جانے کے وقت اسلام ہماری رہنمائی اس انداز میں کرتا ہے،، کہ اے ایمان والوں اپنے گھرو کے سوا دوسروں کے گھروں میں اہل خانہ کو سلام کئے بغیر اور اجازت لئے بغیر داخل نہ ہو؛ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ امید ہے کہ تم اس سے نصیحت حاصل کرو گے اگر تم وہاں کسی کو نہ پاؤ تب بھی جب تک اجازت نہ مل جائے داخل نہ ہو؛ اور اگر واپس ہونے کو کہا جائے تو واپس ہو جاؤ یہی تمہارے لئے پاکیزہ ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ یہ وہ تعلیم اور تہذیب ہے جس کی حفاظت کرنا اور جس پر عمل کرنا اہل اسلام کی ذمہ داری ہے، آج قوم مسلم اپنا جائزہ لے کہ وہ کتنا اسلامی تعلیم پر عمل کرتا ہے، آخر اللہ رب العزت کی جانب سے انسانیت پر ہونے والے انعامات، چاند کی ٹھنڈک، گلاب کی رنگت، موتیوں اور بیلوں کی خوشبو، بادنسیم کے جھونکے، ساون کی بہار اور برسات کا نکھار، یہ سب اسی لئے ہیں کہ انسانیت کی ثابت قدمی کا امتحان لیا جائے، اور انسان کے ورع و تقویٰ، اطاعت و فرمانبرداری کا امتحان ہو کہ انسان اس دنیا میں اللہ کے قانون پر عمل پیرا ہوتا ہے یا دنیا کی رنگینیوں میں پڑ کر خالق و مالک کو بھلا دیتا ہے۔ اطاعت و فرمانبرداری کا تقاضہ ہے کہ مسلمان اپنے مقام کو پہچانیں اور ہر ممکن اسلامی تعلیم اور تہذیب پر عمل کرنے والے بن جائے اغیار کی تہذیب کو ہر ممکن چھوڑنے کی سعی کی جائے، تو کسی حد تک اسلامی تعلیم اور تہذیب کا فروغ ہماری زندگی میں، معاشرے میں اور عالم میں ہوگا!

شجاعیہ ٹائمز

معلوماتی

7 اگست 2025ء

حضرت خواجہ حسن بصریؒ کو راہ حق کیسے ملی؟

حضرت خواجہ حسن بصریؒ زندگی کے ابتدائی ایام میں موتیوں اور جواہرات کے سوداگر تھے۔قسم قسم کے موتی اور جواہرات کی آپ تجارت کرتے اور بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس جواہرات تحفہ میں لے جا کر پیش کرتے تھے۔ایک دفعہ کچھ جواہرات ہرقل بادشاہ روم کے پاس لے گئے۔ پہلے وزیر سے ملے اور اپنے آنے کا اور بادشاہ کی خدمت میں تحفہ لانے کا حال بیان کیا۔وزیر نے کہا کل تو بادشاہ کو ایک نہایت ضروری کام ہے۔اصلاً فرصت نہ ہوگی اور وہ کام دیکھنے کے قابل ہے۔ حضرت حسن نے کہا کہ میں ضرور دیکھوں گا۔وزیر نے حضرت حسن کو لے جا کر ایک جگہ میدان میں ٹھہرایا جس میدان میں ایک خیمہ زری کا قائم تھا۔اس کے آس پاس اعلیٰ درجہ کی مخمل کا فرش تھا' خیمہ کی طنابیں زری کی تھیں۔اس کی چوبیں چاندی کی تھیں میخیں سونے کی تھیں۔نہایت قابل دید منظر تھا۔

وزیر نے حضرت حسن کو خیمہ کے عقب میں چلمن کے پیچھے کھڑا کیا کہ جس جگہ سے حضرت حسن نے سارا تماشا دیکھ لیا لیکن وہ خیمہ دراصل شاہ ہرقل کے عزیز فرزند کی قبر پر کھڑا تھا اور آج اس کی سالانہ برسی کا دن تھا۔بادشاہ سالانہ رسم تعزیت ادا کرنے یہاں آیا تھا۔حضرت حسن نے دیکھا کہ پہلے ایک جماعت مقدس عیسائی لوگوں کی خیمہ کے اندر آئی اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر پڑھنے لگے اور پھر روتے ہوئے نکل کر چلے گئے۔ اس کے بعد ایک طبیبوں کی جماعت اور انتہائی اہل عقل لوگوں کی آئی۔ یہ لوگ بھی ننگے سر قبر کے پاس کھڑے روتے رہے اور تھوڑی دیر کے بعد نکل کر چلے گئے۔ان کے بعد فوج کے افسروں کی جماعت ننگی تلواریں لے کر خیمہ کے اندر آئی وہ بھی قبر کی سلامی اتار کرنا کام واپس گئی۔فوجی لوگوں کے بعد ایک جھنڈ نوجوان عورتوں کا آیا جن کے سر کے بال کھلے تھے۔ان کے ہاتھوں میں سونے کی تھالیاں تھیں جن میں موتی اور جواہرات بھرے تھے۔ان عورتوں نے قبر کا طواف کیا اور بہت سا رو کر یہ بھی خیمہ سے باہر چلی گئیں۔ان سب کے بعد بادشاہ خود خیمہ کے اندر آیا اور قبر کے پاس کھڑا ہو کے کہنے لگا: بیٹا! تو مجھے بہت پیارا تھا مگر افسوس کہ تو مر گیا۔اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ جس نے تیری جان لی ہے وہ ان بڑے بڑے راہبوں اور پادریوں کا کہا مان کر تیری جان واپس کر دے گا۔تو یہ بڑے بڑے عیسائی راہب اس کام کے لئے تیرے پاس حاضر ہیں مگر میں جانتا ہوں کہ ان کے کہنے سے کچھ نہ ہوگا۔اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ عقلمندوں اور طبیبوں کی تدبیر کرنے سے تیری جان خدا تجھے بخش دے گا تو یہ بہت بڑی جماعت طبیبوں اور بڑے بڑے عقلمندوں کی تیری قبر کے پاس کھڑی ہے اور تیری رہائی کی تدبیریں کرنے کو موجود ہے مگر میں جانتا ہوں کہ تجھے ایسے زبردست نے مارا ہے کہ اس کے سامنے کسی کی تدبیر نہیں چلتی۔اے فرزند! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ جس نے تیری جان نکالی ہے وہ کسی بڑی فوج سے ڈر کر تجھے چھوڑ دے گا تو یہ کثیر فوج اور فوج کے افسر تجھے قید سے چھڑانے کو تیری قبر کے پاس موجود ہیں لیکن جس نے تجھے قید کیا ہے وہ ایسا زبردست خدا ہے کہ کوئی فوج اس کے سامنے کوئی ہستی نہیں رکھتی۔

اے فرزند! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ جس نے تجھے مارا ہے وہ حسین اور خوبصورت عورتوں کا طالب ہے اور حسین عورتیں لے کر تجھے چھوڑ دے گا تو یہ خوبصورت عورتوں کی جماعت حاضر ہے مگر میں جانتا ہوں کہ نہ وہ حسین عورتوں کا طالب ہے نہ مال و جواہر کا خواستگار ہے اور اب وہ تجھے کسی طرح نہ چھوڑے گا۔اس لئے میں اب تجھ سے پھر ایک سال کے لئے رخصت ہوتا ہوں۔ یہ کہہ کر بادشاہ خیمہ سے باہر نکل آیا اور سب لوگ قبر کے پاس سے رخصت ہوئے۔حضرت حسن نے یہ واقعہ دیکھا تو دل پر ایسا اثر پڑا کہ دنیا سے طبعیت یک لخت ہٹ گئی اور آپ نے آئندہ دنیا کے جواہرات بیچنے چھوڑ کر آخرت کے جواہرات خریدنے شروع کر دیئے اور دنیا کے جملہ کاروبار سے الگ ہو کر اس فکر میں پڑ گئے کہ آخرت کا زادِراہ مہیا کریں اور بصرے میں آ کر قسم کھائی کہ اب اس دنیا میں کبھی ہنسوں گا نہیں اور پھر عبادت و مجاہدہ میں کچھ اس طرح مشغول ہو گئے کہ اس زمانے میں کوئی ویسا نہ تھا اور 70 برس تک تادم زیست بے وضو نہ رہے۔

خوف الٰھی :- ایک مرتبہ رات کے وقت خواجہ حسن بصری اپنے گھر میں بیٹھے زار و قطار رو رہے تھے آپ کے عقیدت مندوں نے عرض کی یا حضرت! آپ کیوں روتے ہیں آپ پر تو اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و کرم ہے آپ عبادت گزار' متقی اور پرہیزگار ہیں آپ کا شمار اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں ہوتا ہے پھر آپ کے رونے کا سبب کیا ہے؟ حسن بصری نے ارشاد فرمایا کہ میں اس خیال سے رو رہا ہوں کہ کہیں میری ناسمجھی اور بھول سے کوئی ایسا کام مجھ سے سرزد نہ ہو گیا ہو جو میرے پروردگار کو پسند نہ ہو یا میں نے غلطی سے اپنا قدم کسی ایسی جگہ پر نہ رکھ دیا ہو کہ جس جگہ پر جانا میرے اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہو اگر کبھی مجھ سے ایسا ہو گیا ہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے راندہ جاؤں اور اللہ تعالیٰ میری کوئی بھی عبادت قبول نہ فرمائے۔

اصلاح نفس :- ایک مرتبہ حضرت خواجہ حسن بصری نے اپنے ملازم کو کہا میرے لئے بازار سے نان اور مچھلی لا۔ جب وہ لایا اور سامنے رکھی تو آپ نے فرمایا معاذ اللہ گنہگار بندے کو ایسا لذیذ کھانا کھانے سے کیا سروکار' نوکر نے کہا حضور! میں تو آپ کے ارشاد پر نان اور مچھلی لایا تھا۔آپ نے نعرہ لگایا اور رونے لگے چالیس دن تک کوئی چیز نہ کھائی اور فرمایا کہ اے میرے نفس! میں نے تجھے سزا دی کہ تو لذیذ کھانے کی خواہش کی تھی۔اس طرح آپ نے تزکیہ نفس کے لئے اپنے نفس کو سمجھایا کہ اللہ کی راہ میں چلنے کے لئے اللہ جو عطا کرے اسے قبول کرو' خود خواہش نہ کرو۔

برگزیدہ مقام :- حضرت خواجہ حسن بصری کا ارشاد کہ جو شخص کسی بد طبقہ کے لوگوں سے راہ و رسم پیدا کرتا ہے تو دراصل یہ اس کی اپنی برائی اور شرارت کا نتیجہ ہے کیونکہ اگر اس کی سرشت میں بھلائی ہوتی تو وہ از خود نیک و طاہر لوگوں کی صحبت کی طرف راغب ہوتا۔ چنانچہ ہر برے آدمی کو کسی دوسرے شخص یا صحبت پر الزام لگانے کی بجائے اپنے آپ کو ملامت کرنا چاہئے کہ وہ اپنی نااہلیت و نالائقی کے سبب برائی کے کنویں میں گرا۔ان لوگوں کا شیوہ ہوتا ہے کہ وہ صوفیاء کے گرد اپنی خواہشوں کے حصول کے لئے جمع ہو جایا کرتے ہیں اور نام نہاد صوفی بھی بن جاتے ہیں۔ان میں سے کئی تو جب مطلب براری نہ ہو تو اپنی راہ لیتے ہیں اور صوفیاء کرام کے منکر بھی ہو جاتے ہیں مگر جو لوگ خدا کی رضا کی خاطر اولیاء کرام کے ہاں حاضر ہوتے ہیں وہ نہ صرف صوفیاء کی نظر میں مقبول و منظور ہو جاتے ہیں بلکہ خداوند کریم بھی ان کو برگزیدہ مقام عطا فرماتا ہے اور یہی فرق ہے نیک اور بد لوگوں میں کہ انہیں دنیاوی مقاصد کا حصول کرنا ہوتا ہے جبکہ نیک لوگوں کو آخرت کی دولت' بزرگان دین کی نظر عنایت اور رسول ﷺ کی شفاعت اور اللہ کی رضا پیش نظر ہوتی ہے۔

خلیفہ کو نصیحت :- حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ جب خلیفہ بنے تو انہوں نے حضرت حسن بصری کے نام ایک خط بھیجا جس میں تحریر تھا کہ میرے رفیق! تم جانتے ہو کہ میں ایک بہت بڑے کام میں مبتلا ہوا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمایئے اور آپ کے ساتھی جو اللہ کے ولی ہیں ان میں سے کسی ایک کو میرے پاس بھیج دیجئے تا کہ اس کے ساتھ رہنے سے مجھے کچھ آسانی ہو سکے۔حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کے اس خط کے جواب میں حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے لکھا کہ امیر المومنین کا خط میں نے پڑھا اور اس میں جو ارشاد کیا گیا تھا اسے بھی سمجھ لیا۔آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اس کے ساتھ رہنے سے مجھے آسانی ہو جائے گی تو تم سمجھ لو کہ جیسے شخص کی تم تمنا کرتے ہو وہ تمہارے نزدیک بھی نہیں آئے گا اور تم سے فارغ ہوگا اور جو شخص کہ تمہارے پاس آئے گا اس جیسے کی تمہیں ضرورت نہیں ہے۔اس کے ساتھ سے تمہیں کوئی آسانی اور فائدہ حاصل نہیں ہوگا اور تم نے جو نصیحت کے لئے لکھا ہے تو جان لو کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے سب لوگ اس سے ڈرتے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے شرم رکھتا ہے تو لوگ بھی اس سے شرم رکھتے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں پر دلیری کا اظہار کرتا ہے تو سب لوگ اس پر دلیر ہو جاتے ہیں اور جو کوئی آج امن میں ہے کل کو خستہ حال ہو گا اور جو آج خستہ حال ہے کل کو امن میں ہوگا اور جو کوئی اپنے آپ پر تکبر کئے ہوئے ہو گا وہ دنیا اور آخرت میں معزول ہوگا۔دنیا کی تمام نیکیوں کا نچوڑ صبر کرنا ہے اور صبر کا اجر سب سے زیادہ ہے اور اپنے سب کاموں میں اللہ تعالیٰ کی پناہ اور مدد طلب کر' تا کہ تجھے مدد ملے اور اس پر بھروسہ رکھ تا کہ کاموں میں تیری مدد ہو اور جو کوئی آنکھ کو آزاد چھوڑ دیتا ہے کہ جو کچھ چاہے وہی دیکھے تو اس کا غم طویل ہو جاتا ہے اور جو کوئی زبان کو کھلی چھوڑ دیتا ہے کہ جو کچھ چاہے وہی کہے وہ گویا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔میری سوچ کے مطابق جو باتیں میں نے تمہیں بتائی ہیں وہ تجھے راہ راست پر قائم رکھنے کے لئے کافی ہیں۔

تقویٰ و پرھیزگاری :- ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مجلس میں حضرت خواجہ حسن بصری اور عرب کا مشہور شاعر فرزوق دونوں موجود تھے حضرت خواجہ حسن بصری تقوی اور پرہیزگاری میں اور فرزوق شاعر برائی اور بدکاری میں شہرت رکھتا تھا۔اس مجلس میں سے اچانک ایک شخص نے آواز دی کہ اس مجلس میں ایک شخص ایسا ہے کہ جو سب سے بہتر اور افضل ہے اور ایک شخص ایسا ہے جو سب سے برا اور بدتر ہے۔فرزوق شاعر نے اس آواز کو سن کر حضرت خواجہ حسن بصری سے کہا کہ یا حضرت! یہ آواز کیسی ہے؟ حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا مجھے کیا خبر کہ سب سے بہترین کون ہے اور سب سے بدترین کون ہے؟ یہ بات تو بے شک اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔فرزوق شاعر حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے مخاطب ہو کر بولا' حضور! اس مجلس میں بدترین شخص میں ہوں۔قضائے الٰہی سے کچھ مدت بعد فرزوق شاعر کا انتقال ہو گیا۔عارفین میں سے ایک شخص نے اس کو عالم ارواح میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تم پر کیسی گزری اور تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ فرزوق نے جواب دیا کہ مرنے کے بعد جب فرشتے مجھے لے کر چلے تو میں سخت ڈرا اور شدید خوفزدہ ہو کر کانپنے لگا تب مجھے ایک آواز آئی' اے فرزوق! تجھے تو اسی دن بخش دیا گیا تھا جس دن تو نے اپنے آپ کو بدترین شخص سمجھ لیا تھا۔جو شخص اپنے آپ کو عاجز بنا لیتا ہے اللہ اس پر مہربان ہو جاتا ہے۔

قبر باعث عبرت :- ایک دن حضرت خواجہ حسن بصری ایک جنازے میں شریک ہوئے نماز جنازہ پڑھانے کے بعد جب لوگوں نے میت کو قبر میں دفن کر دیا تو حضرت حسن بصری اس قبر پر بیٹھ کر بہت روئے۔ پھر آپ نے وہاں پر موجود لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! سنو! اول و آخر قبر ہے پھر تم اس بات سے کیوں نہیں ڈرتے جب تمہارا اول و آخر یہی ہے تو پھر اے غفلت میں پڑے ہوئے لوگو! اول و آخر کو ٹھیک کر لو! حضرت حسن بصریؒ کا یہ وعظ فرمانا تھا کہ بہت سے لوگ اپنی خطاؤں کو یاد کر کے زار و قطار روئے اور بارگاہ رب العزت میں سچے دل سے توبہ کر کے نیک اعمال پر عمل پیرا ہو گئے۔

حکمت کی باتیں :- سعید بن ابی مروان کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں حضرت حسن بصریؒ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اور آپ وعظ فرما رہے تھے اسی اثناء میں حجاج بن یوسف اپنے ایک خادم کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا اور ایک مقام پر کھڑے ہو کر اس نے دیکھا کہ حضرت حسن بصریؒ کے گرد لوگوں کا بہت بڑا اجتماع ہے چنانچہ وہ حضرت حسن بصریؒ کی جانب چل دیا۔جب آپ نے حجاج کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو اپنی جگہ چھوڑ دی' اس طرح حجاج اس چھوڑی ہوئی جگہ پر یعنی میرے اور حضرت حسن بصریؒ کے درمیان بیٹھ گیا۔حضرت حسن بصریؒ نے حجاج کی طرف بالکل توجہ نہ فرمائی اور اسی طرح وعظ فرماتے رہے جیسا کہ ہر روز فرماتے تھے۔میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ آج حضرت حسن بصریؒ پہلے کی طرح ہوں گے حجاج کے مجلس میں بیٹھ جانے سے کچھ زیادہ ہی گفتگو کریں گے جس سے پتہ چلے کہ حجاج کا تقرب حاصل ہے یا ہو سکتا ہے کہ اس کے ڈر سے وعظ مختصر کر دیں۔

حضرت سعید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصریؒ نے باقی دنوں کی طرح ایک جیسا ہی وعظ کیا اور وقت مقررہ پر ہی ختم کیا اور قطعی طور پر اس بات کی پرواہ نہ کی کہ حجاج پاس بیٹھا ہوا ہے۔ جب آپ وعظ سے فارغ ہوئے تو حجاج نے اپنا ہاتھ اٹھا کر آپ کے کندھے پر مارتے ہوئے کہا شیخ نے سچ کہا اور خوب کہا' لوگو! ایسی ہی مجالس میں بیٹھا کرو اور جو کچھ وہاں پر سنو اس کو اپنی عادت بنا لو مجھے یہ حدیث مبارکہ پہنچی ہے کہ حضور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک ذکر کی مجالس جنت کے باغات ہیں اور ہم لوگ دنیا کے انتظام میں مبتلا ہو گئے ورنہ ان مجالس میں ہم سے زیادہ تم نہ بیٹھتے اس لئے کہ ہم ان مجالس کی خوبیاں زیادہ جانتے ہیں۔اس کے بعد حجاج نے مسکراتے ہوئے ایسا خطاب کیا کہ حضرت حسن بصریؒ اور تمام حاضرین مجلس اس کی فصاحت و بلاغت سے حیران ہوئے۔اس کے بعد وہ اٹھ کر چل دیا۔اسی اثناء میں شام کا ایک شخص حضرت حسن بصریؒ کے پاس آیا اور اسی جگہ پر جہاں پر کہ حجاج بیٹھا تھا کھڑا ہو کر کہنے لگا' اے مسلمانو! اللہ کے بندو! تمہیں حیرت نہیں ہوئی کہ میں ایک ضعیف آدمی ہوں اور جہاد کرتا ہوں گھوڑا خچر اور خیمہ کی مجھے تنگی ہے اور میرے پاس تین سو درہم ہیں جو مجھے لوگوں نے دیئے ہیں اور میری سات بیٹیاں ہیں۔غرضیکہ اس بوڑھے نے اپنی غربت کی شکایت کی۔حضرت حسن بصریؒ اور وہاں پر موجود تمام لوگوں کو اس پر ترس آیا' حضرت حسن بصریؒ اپنا سر نیچے جھکائے اس کی بات غور سے سن رہے تھے جب وہ اپنی بات ختم کر چکا تو آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس امراء سے سمجھے' ان لوگوں نے اللہ کے بندوں کو اپنا غلام خیال کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے مال کو اپنا مال سمجھ لیا ہے۔لوگوں سے دینار و درہم کی خاطر لڑتے ہیں۔ جب دشمن خدا خود جہاد پر جاتے ہیں تو خود چمکتے خیموں میں قیام کرتے ہیں اور تیز سواریوں پر سوار ہوتے ہیں اور اگر کسی دوسرے مسلمان بھائی کو جہاد پر روانہ کرتے ہیں تو بھوکا پیاسا پیدل ہی روانہ کر دیتے ہیں۔

حضرت حسن بصریؒ نے کھری کھری باتیں سلاطین اسلام کے بارے میں کیں۔اسی مجلس میں سے اہل شام کا ایک شخص اٹھا اور سیدھا حجاج کے پاس گیا اور حجاج سے آپ کی چغلی کر دی اور جس طرح آپ نے بیان کیا تھا بالکل اسی طرح حجاج سے کہہ دیا۔ چنانچہ کچھ دیر کے بعد حجاج کی طرف سے ایک آدمی آیا اور آپ سے کہا کہ آپ کو حجاج نے بلایا ہے۔حضرت حسن بصریؒ اس کے ساتھ چل دیئے۔ہمیں خطرہ پیدا ہوا کہ دیکھتے ہیں ان کھری کھری باتوں کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔تھوڑی دیر کے بعد آپ مسکراتے ہوئے واپس تشریف لے آئے' میں نے آپ کو بہت کم ہنستے ہوئے دیکھا آپ کی عادت ہمیشہ سے ہی مسکرانے کی تھی چنانچہ واپس آ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

آپ نے امانت کی عظمت کے بارے میں بیان فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ایک دوسرے کے پاس بیٹھنے میں بھی امانت ہے۔شاید تم یہ خیال کرتے ہو گے کہ خیانت سوائے درہم و دینار کے اور کسی شے میں نہیں ہے حالانکہ سب سے بری خیانت یہ ہے کہ تم لوگ ہمارے پاس بیٹھو اور ہم تم پر اعتبار کر کے کچھ باتیں کریں پھر تم اس کو ایک آگ کے شعلہ کے پاس جا کر بیان کر دو۔میرے ساتھ یہ ہوا کہ جب میں اس شخص (حجاج) کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ آپ اپنی زبان کو سنبھال کر رکھیں آپ نے یہ جو الفاظ کہے ہیں کہ دشمن خدا خود جہاد پر جاتا ہے تو ایسا اہتمام کراتا ہے اور جب دوسرے کو جہاد پر روانہ کرتا ہے تو اس طرح کرتا ہے' ویسی باتیں نہ کرو' ہمیں ان باتوں کی کوئی پروا نہیں ہے کہ تم لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکاؤ اور نہ ہم اس بات سے آپ کی نصیحت کو لغو جانیں لیکن آپ کو اس طرح کی گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔

Edited, Printed, Published & Owned by : Syed Shah Obaidullah Qadri, Managing Editor: S.M.Ibrahim Qadri, Sub-Editor: Syed Baquar
Print at: Aijaz Printing Press S.No. 22-8-81, Chatta Bazar, Hyderabad. Published from:Office Shujiya Times D.No.22-5-918/15/A, Charminar Hyderabad-2. PH:66171244,Tel/Fax:24515253, Email:shujaiyatimes@yahoo.com, Facebook:Shujaiyatimes.HYD Website: www.shujaiya.com